حالاتِ حاضرہ

ٹیونس اور فرانس

(از جناب اسرار احمد آزاد)

دوسری عالمگیر جنگ کے زمانہ میں دنیا کے جمہوریت پسند گروہ کی طرف سے عوام کو بار بار اس امر کا یقین دلایا گیا تھا کہ ـــــ اگر جمہوریت کا علمبردار گروہ اپنے فسطائی حریف کو شکست دینے میں کامیاب ہوگیا تو مستقبل میں جنگ و جدل کے امکانات باقی نہ رہیں گے۔ دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی قومیں بھی آزاد اور خود مختار ہوں گی اور بڑی قومیں اپنے سیاسی اور اقتصادی، منافع اور مفادات کو نظر انداز کرکے چھوٹی قوموں کو خود مکتفی اور طاقتور بنانے میں برادرانہ اور رضا کارانہ طور پر ان کی امداد کریں گی ـــــ لیکن جنگ کے بعد سے اس وقت تک جو واقعات رونما ہوتے رہے ہیں ان سے یہ افسوسناک حقیقت واضح ہوگئی ہے کہ ـــــ ابھی تیسری عالمگیر جنگ کا اندیشہ معدوم نہیں ہوا۔ معدودے چند ممالک کے علاوہ جنگ سے پیشتر کے بیشتر محکوم ممالک نہ صرف بدستور محکوم ہی ہیں بلکہ ان کی آزادی اور مختاری کی ہر تحریک کو ہر ممکن طریقہ پر اور پوری قوت کے ساتھ کچل دینے کی کوشش بھی کی جارہی ہے اور اگرچہ متمولین کے بعض بین الاقوامی حلقوں کی جانب سے "تعمیر و ترقی" کے نام پر بعض منصوبوں کے ماتحت یورپ اور ایشیا کے متعدد ممالک کو مالی، فنی اور دوسری اقسام کی امداد بھی دی جارہی ہے لیکن یہ امداد و اعانت سیاسی مفادات اور اقتصادی منافع کے تصورات سے خالی نہیں ـــــ اس لئے جہانتک جمہوریت پسندانِ عالم کے مذکورہ بالا دعووں کا تعلق ہے وہ نقوش بر آب سے زیادہ ثابت نہیں ہوئے لیکن اس میں شک نہیں کہ دوسری عالمگیر جنگ کی بدولت دنیا کے ہر گوشہ اور ملک کے باشندوں میں قومی آزادی اور وطنی خود مختاری کی ضرورت کا احساس پیدا ہو گیا ہے اور آج مشرق کے محکوم اور نیم محکوم ممالک میں آزادی اور خود مختاری کی جد و جہد کے سلسلہ میں جو واقعات رونما ہو رہے ہیں ان کے پیش نظر یہ نتیجہ برآمد کرلینا بے جا نہ ہوگا کہ مغربی جمہوریت کے علمبردار ماضی میں کئے ہوئے اپنے

جن دعووں اور وعدوں کو نظرانداز اور فراموش کر دینا چاہتے ہیں وہ پورے ہو کر رہیں گے لیکن انہیں پورا کرانے کے لئے دنیا کے محکوم اور مجبور عوام کو اپنی پوری قوت عمل کا مظاہرہ بھی کرنا پڑے گا۔

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ جمہوریت کے نام پر کمزور اور چھوٹی قوموں کو محکوم بنائے رکھنے میں فرانس بھی کسی دوسرے ملوکیت پسند اور نوآبادیات خواہ ملک سے پیچھے نہیں اور اگرچہ روس کے انقلاب ۱۹۱۷ء سے قبل فرانس ہی کی سرزمین پر ۱۷۸۹ء میں عہد حاضر کا اولین جمہوری انقلاب برپا ہوا تھا اور اس اعتبار سے اس ملک کو ایک تاریخی امتیاز حاصل ہے لیکن مغرب میں جمہوریت کا یہ اولین داعی اور علمبردار آج اپنے جس غیر جمہوری اور ملوکیت پسندانہ کردار کا مظاہرہ کر رہا ہے اس نے مغربی جمہوریت کے خدّ و خال کو مکروہ بنا دیا ہے اور محکوم و نیم محکوم ممالک کے باشندے مغربی جمہوریت کو اپنی آزادی اور خودمختاری کا سب سے بڑا دشمن یقین کرنے لگے ہیں۔

دوسری عالمگیر جنگ کے بعد سے فرانسیسی ملوکیت پسند ویٹ نام کو محکوم بنائے رکھنے کے لئے وہاں کے حریت خواہ عوام پر جو مظالم برپا کر رہے ہیں اگرچہ وہ بجائے خود مغربی جمہوریت کے مکروہ خدوخال کو نمایاں کرنے کے لئے ایک ناقابل تردید ثبوت کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن گذشتہ چند ماہ سے ٹیونس میں جو واقعات پیش آرہے ہیں انہوں نے فرانس کے دعوئ جمہوریت پسندی کو بالکل بے نقاب کر دیا ہے اور عوام کے اس یقین کو محکم اور مستحکم بنا دیا ہے کہ مغربی جمہوریت کے ساتھ وابستگی کا مفہوم سیاسی اور اقتصادی محکومیت کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتا۔

ٹیونس شمالی افریقہ میں الجیریا، لیبیا اور بحیرہ روم کے مابین محصور ایک چھوٹی سی عرب ریاست ہے۔ اس کا رقبہ ۴۸۰۰۰ مربع میل ہے اور آبادی کم و بیش ۲۷ لاکھ ۱۸۸۱ء سے قبل یہ ریاست برائے نام سلطنت عثمانیہ کے ماتحت لیکن عملاً آزاد اور خود مختار تھی لیکن انقلابی فرانس کے دس سال بعد ۱۸۸۱ء میں فرانس نے اس ریاست پر حملہ کیا اور ۱۸۸۳ء میں ٹیونس فرانس کے زیر حفاظت آگیا۔ لیکن ۱۹۲۳ء میں صلحنامہ سوزان کی تکمیل تک ترکی ٹیونس کے سلسلہ میں اپنے حق سیادت سے دست کش نہیں ہوا۔ جہاں تک ٹیونس کے باشندوں نے کسی زمانہ میں بھی فرانس کی حکومت اور سیادت کو گوارا نہیں کیا لیکن چونکہ جنگ عظیم اوّل عالمگیر جنگ کے خاتمہ تک اوّل تو خبر رسانی اور نشر و اشاعت کے ذرائع بہت زیادہ

محدود تھے اور دوسرے بین الاقوامی تعلقات اور تصورات کو وہ اہمیت حاصل نہیں تھی جو آج حاصل ہے اس لئے دنیا کو ٹیونس کے باشندوں کی جد وجہد کے حالات بھی نہیں معلوم ہو سکے لیکن آج صورت حالات بالکل مختلف ہے اور گذشتہ سال سے ٹیونس میں جو کچھ ہو رہا ہے اسے کسی طرح بھی پوشیدہ نہیں رکھا جا سکتا اور آج دنیا پر یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ ٹیونس کے صدہا حریت خواہ باشندوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جا چکا ہے - ہزارہا قوم پرور افراد قید وبند کے مصائب میں مبتلا ہیں اور اس ملک کی قومی تحریک کو کچلنے کے لئے ہوائی جہازوں سے بھی کام لیا جا رہا ہے -

اس میں شک نہیں کہ فرانس ٹیونس پر اپنے ستر سالہ قبضہ کو بحال رکھنا چاہتا ہے اور اسکا فعل اٹلانٹک چارٹر نیز ادارہ اقوام متحدہ کے منشور اور اعلانات کے منافی ہے لیکن اس قضیہ کا افسوسناک ترین پہلو یہ ہے کہ اس وقت تک اینگلو امریکن گروہ کے کسی رکن نے فرانس کے اس غیر جمہوری طرز عمل کے خلاف آواز بلند نہیں کی اور یہی وہ افسوسناک پہلو ہے جس کی بدولت دنیا کے حریت پسند عوام نہ صرف اینگلو امریکن گروہ ہی کی طرف سے شکوک وشبہات میں مبتلا ہیں بلکہ ادارہ اقوام متحدہ سے بھی غیر مطمئن ہوتے جا رہے ہیں -

پھر اگر جاپان سے ٹیونس تک رونما ہونے والے واقعات کا جائزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس وسیع خطۂ ارض کے ہر گوشہ میں استعمار، ملوکیت اور نوآبادیات خواہی کے خلاف ایک مستقل جدّ وجہد جاری ہے اور حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ اینگلو امریکن گروہ کی متحدہ قوت بھی اس خطّۂ ارض کی عوامی تحریکات کو دبانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی لیکن ظاہر ہے کہ جو قومیں صدیوں تک ایشیا اور افریقہ کے متعدد ممالک کے قدرتی ذرائع سے مالی منافع حاصل کرتی رہی ہیں وہ ان ممالک سے آسانی کے ساتھ دست بردار نہیں ہو سکتیں اور وہ شکست خوردہ فوج کی طرح پسپا ہو ہو کر نئے نئے مستقر تعمیر کرنے میں مصروف ہیں - چنانچہ آج جبکہ اینگلو امریکن گروہ کے ایک رکن برطانیہ کے لئے نہر سوئز اور مصر سے اخراج کے امکانات پیدا ہوتے جا رہے ہیں ٹیونس پر کسی نہ کسی ملوکیت پسند ملک کا قابض اور متصرف رہنا اور بھی ضروری معلوم ہوتا ہے اور اگر اینگلو امریکن گروہ کے دوسرے اراکین اپنی اندرونی رقابتوں کے

باوجود ٹیونس میں جاپان کے جارحانہ اور غیر جمہوری طرز عمل کے خلاف آواز بلند نہیں کرتے تو اس پر اظہار تعجب کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔

مختصر یہ کہ ٹیونس کا قضیہ کوئی مقامی قضیہ نہیں بلکہ اس کا انجام مصر اور مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک کو متاثر کریگا اور اس لئے ٹیونس کی آزادی کی حمایت مشرق کو مغرب کی غلامی سے آزاد رکھنے کی ایک قابل قدر سعی کی حیثیت رکھتی ہے۔

دارالعلوم دیوبند کا علمی، دینی، اصلاحی ماہنامہ

"دارالعلوم"

یہ مرکز علمی "دارالعلوم" کا ماہانہ رسالہ ہے جو بڑی محنت، مستعدی اور پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ حضرات اکابر و اساتذہ دارالعلوم کے علاوہ ملک کے ذمہ دار اہل قلم اپنے تازہ مضامین رسالہ ہذا کو عنایت فرماتے ہیں دارالعلوم کے ہر پرچہ میں آپ دینی مقالات اصلاحی مضامین، عصر جدید کے ممتاز شعرا کا دینی اور معیاری کلام اچھی مطبوعات پر منصفانہ تنقید، دارالعلوم کے تازہ حالات اور اس کی علمی اور اصلاحی سرگرمیوں کی صحیح روداد ملاحظہ فرما سکتے ہیں رسالہ کی کتابت وطباعت اور کاغذ بہترین ہیں اور پاکستان کے خریدار" مینجر صاحب رسالہ ندائے حرم ۱۱/۱۳ جمشید کوارٹر کراچی ۵ کو منی آرڈر سے رسالہ کا چندہ بھیجیں اور کوپن منی آرڈر پر انھیں حوالہ دیں کہ یہ رسالہ دارالعلوم کا چندہ ہے ڈاکخانہ کی رسید ہمیں بھیج دیں رسالہ ان کے نام جاری کر دیا جائے گا ہندو پاکستان سے سالانہ چندہ للعہ افریقہ برما اور دوسرے ممالک سے ۱۰ شلنگ نمونہ کے پرچہ کے لئے ۶/ کے ٹکٹ بھیجے بلا قیمت نمونہ بھیجنے سے معذوری ۱/ کم سے کم کے لئے رسالہ جاری نہیں ہو گا خط وکتابت اور ارسال زر کا پتہ:-

سید محمد ازہر شاہ قیصر ایڈیٹر رسالہ دارالعلوم، دارالعلوم دیوبند (یوپی)